93539-دكاندار كا جھوٹ بولتے ہوئے كہنا كہ؛ ميرى اس چيز كى اتنى قيمت لگ گئى ہے۔

سوال

ايک شخص نے كوئى چيز 100 دينار كى خريدى اور فروخت كرتے ہوئے اس نے كہا: مجھے تو اسكے 105 دينار مل رہے تھے؛ حالانكہ اسے كسى نے بھى اتنا دام نہيں ديا، تو كيا اس نے حرام كام كيا؟ يہ صحيح ہے كہ اس نے جھوٹ بولا ہے، يا دھوكا ديا ہے، ليكن اگر وہ اس طرح سے نفع كما ليتا ہے تو كيا اس طريقے سے كمائى ہوئى كمائى حرام ہے؟

پسنديدہ جواب

فروخت كنندگان كى يہ ذمہ دارى بنتى ہے كہ خريد و فروخت كرتے ہوئے سچ بوليں، جھوٹ كا سہارا نہ ليں تا كہ اللہ تعالى ان كى تجارت ميں بركت ڈال دے؛ كيونكہ جھوٹ سے بيع كى بركت مٹ جاتى ہے۔

جيسے كہ نبى صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا: (خريد و فروخت ميں دونوں فريقوں كو جدا ہونے سے پہلے پہلے مكمل اختيار رہے، اگر دونوں سچ بوليں اور ہر چيز واضح كر ديں تو ان كى بيع ميں بركت ڈال دى جاتى ہے اور اگر وہ حقيقت چھپائيں اور جھوٹ بوليں تو ان دونوں كى بيع سے بركت مٹا دى جاتى ہے۔) اس حديث كو امام بخارى: (2079) اور مسلم: (1532) نے روايت كيا ہے۔

بائع كا يہ كہنا كہ: اسے اس چيز كا اتنا ريٹ ملا ہے، حالانكہ اسے اتنا ريٹ نہيں ملا ہوتا تو يہ يقيناً جھوٹ ہے اور مشترى كا مال باطل طريقے سے كھانے كے زمرے ميں آتا ہے؛ كيونكہ مشترى بائع كى اس بات كو مان لے كہ واقعى اسے 105 دينار ديئے جا رہے ہيں تو وہ بھى بڑھا كر بھاؤ لگا دے گا، اس طرح بائع نے مشترى كو جھوٹ بول كر دھوكا ديا اور مشترى نے ريٹ بھى بڑھا ديا، اس طرح وہ مشترى كا مال باطل طريقے سے ہڑپ كر گيا۔

حالانكہ رسول اللہ صلى اللہ عليہ وسلم نے اس طرح ريٹ بڑھانے سے منع فرمايا اور كہا كہ: دھوكا دہى سے ريٹ مت بڑھاؤ۔ اس حديث كو امام بخارى: (2160) اور مسلم: (1515) نے روايت كيا ہے۔

دھوكا دہى سے ريٹ بڑھانے كا مطلب يہ ہے كہ: ايک شخص خوامخواہ ميں آكر چيز كا ريٹ زيادہ لگاتا ہے حالانكہ وہ خود خريدنا نہيں چاہتا اس كا مقصد تو صرف يہ ہے كہ ديگر خريدار زيادہ ريٹ لگائيں۔

ابن قدامہ رحمہ اللہ "المغنى" (6/305) ميں كہتے ہيں:

"اگر بائع كہے: مجھے اس چيز كا اتنا ريٹ ملا ہے، مشترى بائع كى باتوں ميں آكر اتنے ہى ريٹ ميں خريد ليتا ہے، ليكن بعد ميں مشترى كو پتہ چلتا ہے كہ اس نے جھوٹ بولا تھا ۔ ۔ ۔ تو يہى دھوكا دہى كے ساتھ ريٹ بڑھانا ہے۔" ختم شد

اس بنا پر يہ حرام ہوگا؛ كيونكہ اس ميں جھوٹ اور دھوكا دہى ہے، ايسے بائع كى ذمہ دارى بنتى ہے كہ مشترى كو مكمل طور پر حقيقت حال سے آگاہ كرے، اور اس طرح مشترى كو پورا اختيار حاصل ہوگا كہ بيع فسخ كر دے يا اضافى رقم مشترى كو واپس كرنے پر دونوں كا اتفاق ہو جائے۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ "الشرح الممتع" (8/302) میں کہتے ہیں :

" بیع نجش : یہ ہے کہ بائع جھوٹ بولتے ہوئے مشتری سے کہے : مجھے اس مال کا اتنا ریٹ مل رہا ہے ۔ ایسے میں مشتری یہ کہے گا کہ اگر آپ کو ریٹ 200 ملا ہے تو میں اسے 210 میں خریدتا ہوں ۔ مشتری یہ کہہ کر 210 میں خرید لیتا ہے لیکن بعد میں پتا چلتا ہے کہ اس کی اصل قیمت 150 تھی ، تو ایسی صورت میں مشتری کو بیع فسخ کرنے کا اختیار ہو گا؛ کیونکہ مشتری کو نجش جیسی صورت میں دھوکا دیا گیا ہے ۔ " ختم شد

واللہ اعلم